دل کی بات

گزشتہ دنوں لاہور اور شیخوپورہ کے دو خاندانوں کے انیس افراد جن میں معصوم بچے بھی شامل تھے کو جس بے دردی سے ذبح کیا گیا وہ سفاکی، ظلم و بربریت اور شقاوت و درندگی کی تاریخ کی بدترین مثال ہے۔ وطن عزیز میں ڈاکوؤں قاتلوں اور ظالموں کا راج ہے، لاقانونیت کا دور دورہ ہے اور حکومت امن وامان قائم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ وڈیروں جاگیرداروں اور مجرموں کے علاوہ ہر شخص کی زندگی غیر محفوظ ہے گزشتہ چند برسوں میں اس قسم کی جتنی بھی وارداتیں ہوئی ہیں ان کے مجرم آج تک گرفتار نہ ہوسکے حد تو یہ ہے کہ ملکی دفاع کے اہم اور حساس مراکز سے لیکر عام شہری کے گھر تک ہر جگہ تخریب کاروں کی زد میں ہے اور وہ جب چاہیں جہاں چاہیں کارروائی کرجاتے ہیں۔

حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ انڈین اور کابل ایجنٹوں کی کارروائیاں ہیں۔ اگر اسے تسلیم کرلیا جائے تو پھر بھی یہ سب کچھ یہاں موجود وطن کے غداروں کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اگر حکمران قومی غداروں کو بے نقاب کرکے انہیں عبرتناک انجام تک پہنچا دیں تو غیر ملکی مداخلت کے اسی فیصد امکانات کم ہوسکتے ہیں۔ اور اپنی سیاسی دکانداری چمکانے کی بجائے قوم و وطن کی حفاظت پر بھرپور توجہ دیں تو حالات بہت بہتر ہوسکتے ہیں۔ پاک وطن کے ہر شہری کی جان و مال کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے

اگر حکومت اپنی سیاسی مصلحتوں اور بین الاقوامی طاقتوں سے وابستہ مفادات کو بالائے طاق رکھ کر سنجیدگی کے ساتھ قاتلوں اور دہشت گردوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ عناصر حکومت کی دسترس سے باہر نکل سکیں۔ تباہ ہونے والے خاندانوں پر جو قیامت ٹوٹی ہے اس کی تلافی تو ممکن نہیں مگر قاتلوں کی فوری گرفتاری اور سزا سے ان کے غم کی شدت کم کی جاسکتی ہے اور ایسے حادثات کو آئندہ روکا جاسکتا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ تفتیش کا رخ ایک ہی سمت نہ رکھا جائے بلکہ قادیانیوں اور رافضیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کے تناظر میں اس کا دائرہ کار وسیع کیا جائے۔

امریکی سفارت کار کا دورۂ ربوہ

امریکی سفارت کار (مقیم لاہور) مسٹر رچرڈ میکی اور قونصلیٹ مسٹر کرسٹوفر نے پچھلے دنوں یکے بعد دیگرے ربوہ کا دورہ کیا۔ مسٹر میکی ان دنوں ربوہ گئے جب قادیانیوں کا بجٹ اجلاس ہورہا تھا وہ مرزا طاہر کے بروز مرزا منصور سے ملے۔ اور تنہائی میں مذاکرات کئے علاقہ کی دیگر سیاسی شخصیتوں سے بھی ملاقات کی اور اس کے کچھ ہی دنوں بعد مسٹر کرسٹوفر ربوہ پہنچے اور جامعہ نصرت میں گئے، جہاں انہوں نے بشریٰ بیگم کے بارے میں استفسار کیا کہ وہ یہاں طالبہ رہی ہے؟ پھر شہر میں گھومتے پھرتے رہے اور ایک دکان سے "سیرپ" بھی خریدا"۔

یہ خبریں قومی اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں، مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد نے اخبارات کے ذریعہ امریکی سفارتکاروں کی ان سرگرمیوں پر شدید احتجاج کیا تو مسٹر میکی نے ایک بیان کے ذریعہ یہ کہہ کر معذرت کرلی کہ "میرے دورۂ ربوہ سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے، میں معذرت چاہتا ہوں" ہماری معلومات کے مطابق مسٹر میکی نے ربوہ سے لندن فون کے ذریعہ مرزا طاہر سے طویل گفتگو کی ہے امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعہ جنوبی ایشیا میں جو تبدیلیاں لانا چاہتا ہے یہ دورہ اسی کا حصہ ہے امریکہ نے سماجی بہبود کے نام پر قادیانیوں کی مالی امداد نہ صرف بحال کی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی کیا ہے۔ قادیانیوں نے روز اول سے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا اور ہمیشہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث رہے ہیں۔ مرزا طاہر کے باپ آنجہانی مرزا بشیر نے بھی اکھنڈ بھارت کی تجویز پیش کی تھی نوائے